

TARIJAMA-tul-QURAN

ASSIGNMENT

”با محاورہ ترجمہ“

”آیت نمبر 36“

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اسی کے رسولؐ کسی کام کا فیصلہ فرما دیں تو ان کے لیے انے معاملہ میں کوئی اختیار رہے اور جو اللہ اور اسی کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً واضح گمراہی میں پڑ گیا۔

”سورۃ الاحزاب“

”بنیادی مضامین“

سورۃ الاحزاب کے بنیادی مضامین درج ذیل تفصیل سے بیان لئے گئے ہیں۔

زمانہ نزول :-

اس سورت میں فزۃ الاحزاب کا تذکرہ ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ الاحزاب رکھا گیا ہے۔ یہ فزۃ ہجرت کے پانچویں سال ہوا جس میں مکہ مکرمہ کے تمام قبائل نے متحد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ مسلمانوں نے ہوں کہ اس فزۃ میں

حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے فندق کھود کر
مدینہ منورہ کا دفاع کیا اس وجہ سے اس کو غزوہ
فندق بھی کہا جاتا ہے۔

سورۃ الزاب کی ابتدا:-

اس سورت کی ابتدا میں
اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو اپیل کر کے جاپلانا طریقے
ظہار اور متبئی کے حوالے سے ہدایات فرمائی ہیں۔ احکام
شریعت پر ڈٹے رہنے اور لفار و منافقین کے دباؤ کو قبول
نہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ظہار اور متبئی سے مراد:-

ظہار سے مراد کسی مرد لکھی کا
اپنی بیوی کو صاف کہہ دینا کہ میں یا کسی بھی محرم عورت جیسا کہ
قرآن کریم میں مذکور ہے۔ متبئی سے مراد منہ بولا بیٹا ہے۔ اسلام نے منہ
بولے بیٹے کو عزت و وقار ضرور دیا ہے لیکن سماجی معاملات
میں غیر محرم کی حیثیت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ
ہر فرد کو اس کے اہل و عیال کی طرف منسوب کیا جائے
والد کا علم نہ ہونے کی صورت میں دینی بھائی قرار دیا
جائے۔

ازواج مطہراتؓ مومنین کی مائیں:-

اس سورت میں
عزیزہ فرمایا گیا ہے کہ نبی کریمؐ مومنوں کے لیے ان کی
خاتونوں سے بھی بڑھ کر ہیں اور آپؐ کی ازواج مطہراتؓ
مومنین کی مائیں ہیں۔

دو اہم واقعات اور شرعی احکام کا بیان :-

اسی سورت میں رسول اللہؐ کی سیرت کے دو اہم واقعات غزوہ انزاب اور غزوہ قریظہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس سورت میں بہت سے شرعی احکام بھی بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے عیراث کی تقسیم رشتہ کی بنیاد پر ہوئی نہ کہ اس اسلامی بھائی چارہ کی بنیاد پر جو آپؐ نے انصار اور میابریں کے درمیان مٹاؤ کی صورت میں قائم فرمایا تھا۔ اس سورت میں عورتوں کے لئے حجاب کا حکم دیا گیا ہے کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنے جسم پر چادر ڈال کر نکلا کریں، اس کے ساتھ زمانہ جاہلیت کی رسموں کو ختم کیا گیا ہے۔

نکاحِ زینبؓ پر پروپیلنڈے کا طوفان :-

اگر لڑکی شخص لسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتا تو اس کی بیوی کو حقیقی بہر سمجھتے ہوئے حرم قرار دیا جاتا تھا۔ اس رسم کو ختم کرنے کے لیے نبی اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زینبؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمایا۔ اسی واقعہ کو منافقین نے غلط فہمی اور بدگمانی پیدا کرنے کا ذریعہ بنا لیا تو ان کی تردید کی گئی۔

بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب اور آپؐ کی ازواجِ مطہراتؓ کو ارشاد :-

اس سورہ مبارکہ میں بارگاہ رسالتؐ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ ازواجِ مطہراتؓ سے چیزیں طلب کرنے کا سلیقہ

اور نبی کریمؐ کے گھر کھانے کی دعوت میں شرکت کے آداب وغیرہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت میں رسولؐ کی ازواج مطہراتؓ کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کو قناعت و تدلل پر ہی قائم رہنا چاہیے کیوں کہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں، ان کو رسول اللہؐ کے حرم میں ہونے کا جو شرف حاصل ہے، یہ فوراً ہیٹ بٹا کر اتر آئے۔

اہل بیت اطہار کی پائیزی :-

جب اہل بیت اطہارؓ کی پائیزی سے متعلق آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت فاطمہ و حسن و حسینؓ کو بلایا اور انھیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ لیا۔ حضرت علیؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے آپؐ نے انھیں بھی چادر کے نیچے کر لیا، پھر فرمایا:

”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپائیزی دور کر دے اور انھیں پوری طرح پاک و صاف کر دے“

آپؐ کے فضائل :-

آپؐ کے خصوصی فضائل میں ایک اعلیٰ فضیلت ”فَاتِمَةُ النَّبِیْنِ“ ہونا ہے۔ اس سورت میں واضح فرمایا گیا ہے کہ آپؐ کے بعد قیامت تک کسی بھی معنی و صورت میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حتیٰ کہ قرب قیامت جب حضرت عیسیٰؑ آئیں گے تو وہ بھی آپؐ کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

فضو اکرمؐ کی صفات :-

آپؐ کی صفات میں شاید، مشتر، نذیر، داعی اور سراج منیر ہونا بیان ہوا ہے۔ ”شاید“

کا معنی "گواہ" ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ودانیت اور
 سچے دین کے گواہ ہیں اور "مبشر" کا معنی "خوش خبری"
 دینے والا ہے۔ "نذیر" کے معنی "ڈر سنانے والے" کے
 ہیں۔ داعی الی اللہ سے مراد "اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت
 دینے والا" ہے۔ "سراج منیر" سے مراد ہے "روشن چراغ"۔

آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم :-

اسی سورت میں
 ایل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود و
 سلام بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اور اسی کے فرشتے بھی اپنی
 اپنی شان کے مطابق درود بھیج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 کے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے مراد حضور ﷺ پر
 رھمتیں نازل کرنا ہے اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے
 مراد ان رھمتوں کے نزول کی درخواست کرنا ہے۔

ایل ایمان کو دو صفات پر توجہ دینے کی تاکید :-

سورۃ الاحزاب
 کے آخر میں ایل ایمان کو جن چیزوں پر زیادہ توجہ
 دینے کی تاکید کی گئی ہے ان میں تقویٰ اختیار کرنا
 یعنی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے مہنوع کام سے باز رہنا اور
 سچ بول کر سیدھی سیدھی بات کرنا۔ انسان اگر یہ
 دو صفات اختیار کر لے اور اپنے قول و عمل میں تضاد و
 فتنہ پر دے تو ہر قدم درست منزل کی طرف اٹھتا ہے
 اور اگر کوئی کوتاہی سرزد ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ
 درگزر فرما دیتا ہے۔